REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
خطبہ نمبر ۵ روپے سالانہ

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم سعید

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۰ نبوت ۱۳۳۵ھش ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۹ نومبر۔ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا کو جو کل ہی انگلستان سے واپس تشریف لائی ہیں ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی ہے۔ تاہم آپ کی صحت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم سید زمان شاہ صاحب صدر عمومی ربوہ کی آنکھ کا چنیوٹ میں اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا کریں صحت فرمائیں۔

لفافہ بھیجتے وقت احباب اس کے وزن کا خیال رکھا کریں

دوست لفافے پر خط ڈالتے وقت اس امر کا بھی جائزہ لیا کریں کہ اب اس لفافہ کا وزن ایک تولہ سے زیادہ تو نہیں ہوگیا۔ کیونکہ روزانہ کئی چٹھیاں زیادہ وزن کے سبب بیرنگ ہو کر ملتی ہیں۔ اور دفتر کو ڈبل رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا احباب احتیاط سے کام لیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

اگر غیر ملکی فوجیں مصر سے ہٹائی نہ گئیں تو جنگ دوبارہ چھڑ جائے گی۔

ہم عالمی امن کی خاطر اپنی آزادی قربان نہیں کر سکتے۔ اقوامِ عالم کو مصر کا انتباہ

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ رات قاہرہ ریڈیو نے حکومت مصر کا ایک خاص اعلان نشر کیا۔ جس میں عالمی رائے عامہ کو متنبہ کیا گیا ہے کہ فوجیں ہٹانے سے برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے انکار کی بناء پر جنگ دوبارہ شروع ہو جائیگی۔ نیز خبردار کیا گیا ہے۔ کہ مصر عالمی امن کی خاطر اپنی آزادی کو قربان نہیں کرے گا قاہرہ ریڈیو نے یہ اعلان نشر کرتے ہوئے مصر سے فوجیں نہ ہٹانے کا اصل ذمہ دار برطانیہ کو ٹھہرایا۔

امریکہ پاکستان کو ۱۶ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد دے گا۔

ربوہ ۲۹ نومبر۔ توقع ہے کہ امریکہ اس سال جولائی سے آئندہ سال جون تک کی مدت میں ۱۶ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد دے گا۔ اس بارے میں عنقریب دونوں کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہو جائیں گے۔ گزشتہ سال اس مدت میں امریکہ نے ۱۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کی امداد دی تھی۔

مکرم سید داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ انگلستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے

اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر پرجوش نعروں کے درمیان آپکا استقبال کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہِ شفقت اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے

ربوہ۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ انگلستان سے پیرس، زیورچ اور کراچی ہوتے ہوئے مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ شام کے پونے سات بجے چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے ریلوے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں جمع ہو کر پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ شفقت اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے گاڑی کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد نے آگے بڑھ کر آپ کو خوش آمدید کہی۔ گاڑی سے اترتے ہی مکرم سید داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ (باقی صفحہ ۸ پر)

مولانا ظفر علی خان کی وفات پر

ناظر صاحب امور خارجہ کا تعزیتی تار

ربوہ ۲۹ نومبر۔ مولانا ظفر علی خان صاحب کی وفات پر کل مکرم ناظر صاحب امور خارجہ نے آپ کے صاحبزادے مولانا اختر علی خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" کے نام حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا۔

"مولانا ظفر علی خان کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے صدمہ کا موجب ہوئی ہے قوم ایک عظیم شاعر اور ادیب سے محروم ہوگئی ہے۔ جس کی اردو اور آزادیٔ وطن کے سلسلہ میں خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔"

(ناظر امور خارجہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء

متنازعہ مسائل

ہفت روزہ الاعتصام لاہور کی اشاعت ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء میں ایک ادارتی نوٹ بعنوان "علماء کو بدنام کرنے کی مہم" شائع ہوا ہے۔ اس نوٹ میں فاضل مدیر نے لکھا ہے:-

"ہو سکتا ہے۔ بعض علماء دلائل کی رو سے جداگانہ انتخابات کو مفید سمجھتے ہوں۔ اور عین تقاضائے اسلام قرار دیتے ہوں۔ اسی طرح عین ممکن ہے۔ کہ علماء کا ایک طبقہ دیانت و صداقت اور علم و تحقیق کی بناء پر مخلوط انتخاب کو موجودہ حالات میں صحیح اور درست سمجھتا ہو۔ اور اس کو اسلام سے قطعی جداگانہ حیثیت دیتا ہو۔ بنابریں موقع دینا چاہیئے۔ کہ دونوں فریق دلائل کی روشنی میں عوام کے سامنے آئیں۔ اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو منقح کر دیں۔ اس سلسلہ میں زیادہ فراخ حوصلگی کا ثبوت ان حضرات کو دینا چاہیئے۔ جو دونوں میں سے کسی ایک نقطۂ فکر کے حامل ہیں۔ تاکہ لوگ جس چیز کو معقول و مدلل اور اقرب الذہن خیال کریں۔ اس کو تسلیم کر لیں۔ لیکن ہمارے ہاں غور و فکر اور علم و تحقیق کا انداز بالکل دوسرا ہے۔ یہاں اکثر حلقوں میں یہ چیز کارفرما ہے۔ کہ جس مسئلہ میں آپ نے دوسرے فریق کی مخالفت کی۔ جھٹ غداری اور کفر کی پٹاری آپ کے خلاف نکال لی گئی۔ اور اس کے ساتھ مخالفت پر "فروخت" کا طعن بھی توڑ دیا گیا۔ یہ ذہنیت اور یہ طرزِ گفتگو نہایت غلط اور حد درجہ ناروا ہے"۔

معاصر کی یہ رائے نہایت صائب ہے۔ بلکہ ہم اس سے زائد الفضل میں اس مسئلہ پر اظہار رائے کرتے ہوئے یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ ہمیں تمام متنازعہ مسائل میں یہی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی کے خیال کے مطابق حکومت نے یا عوام نے غلط اصول پر بھی عمل کیا ہے۔ تو مخالفین کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم قانون کی حدود سے تجاوز کر کے ملک میں بدامنی پھیلانے کے مرتکب ہوں۔

دلائل کے ساتھ اپنی بات پر جمے رہنا اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانا ہر ایک کا حق ہے۔ جمہوریت اور اسلام دونوں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن نہ جمہوریت اور نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ کہ ہم جس بات کو صحیح اور عقل و خرد بلکہ کلام اللہ اور سنت کے مطابق سمجھتے ہیں۔ اس کو دوسروں پر بجبر ٹھونسا جائے۔ اور جذباتی تقریریں کر کے عوام کو بھڑکایا جائے۔ تاکہ مخالف رائے کامیاب نہ ہونے پائے۔ بے شک جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم اپنی رائے کو غالب کرنے کی پوری کوشش کریں۔ مگر یہ کوشش اس نہج سے ہونی چاہیئے۔ کہ ملک و قوم میں انتشار نہ پیدا ہونے پائے۔ اور نہ فساد فی الارض کا باعث ہو۔

جیسا کہ ہم نے کل کے اداریہ میں لکھا ہے۔ مشرقی عوام خاصکر مسلم اقوام میں چونکہ نئی بیداری پیدا ہوئی۔ اس لئے ہمارا کردار ابھی کوئی متعین سنجیدہ صورت اختیار نہیں کر سکا۔ جس کی وجہ سے ہماری سرگرمیاں خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں کر رہیں۔ اور ہماری طاقتیں مخالف اسلام و قوم عناصر کے خلاف متحدہ کوشش کی بجائے باہم آویزش میں ضائع ہو رہی ہیں۔ چنانچہ بہت سے متنازعہ مسائل ایسے ہیں۔ کہ بجائے صبر و تحمل سے ان پر بحث کرنے کے ہم جذباتی طریق کار اختیار کر لیتے ہیں۔ اور بغیر عوام کو مسئلہ کے حسن و قبح واضح کرنے کے ضد و اصرار سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اگر آج ہی ہماری بات حکومت و قوم نے نہ مان لی۔ اور اس کا اجراء نہ ہو گیا۔ تو پھر کبھی کامیابی نہ ہو گی۔

یہی تعجیل اور یاسیت ہے۔ جو ہمارے اکثر متنازعہ مسائل میں باعث خرابی بن رہے ہیں۔ چنانچہ جداگانہ اور مخلوط انتخابات کے مسئلہ میں بھی یہی سپرٹ کارفرما ہے۔ جیسا کہ معاصر کی عبارت سے واضح ہے۔ از روئے اسلام بھی علماء میں اس مسئلہ پر اختلاف ہے۔ اب اگر فرض کریں کہ ایک فریق کی رائے قوم اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس کے مطابق انتخابات کا معاملہ فی الحال طے ہو جاتا ہے۔ تو دوسرا فریق جو خواہ واقعی از روئے اسلام راستی پر ہو۔ اس کے لئے واجب ہے۔ کہ وہ قوم کا فیصلہ ملکی نظم و نسق کی حد تک قبول کر لے اور اپنے دلائل سے رائے عامہ کو ہموار کرتا رہے۔ بالفرض قوم نے غلط فیصلہ کو ہی تسلیم کر لیا ہے۔ تو یہ ایسی چیز نہیں جس سے ملک میں طوفانِ بدتمیزی برپا کیا جائے۔ بلکہ صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ قانونی ذرائع سے اس فیصلہ کو بدلوانے کی کوشش کی جائے۔ خواہ اس میں ہفتے مہینے۔ سال بلکہ صدیاں ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ اس کے اصول جاودانی ہیں۔ اور ہر مسلمان کا عقیدہ ہے۔ کہ آخر کار یہ کامیاب ہو کر ہی رہیں گے۔ اس لئے اگر جداگانہ انتخاب یا مخلوط انتخاب اسلامی اصول ہے۔ تو اسلامی ذہنیت بڑھنے کے ساتھ وہی اصول آخر میں کامیاب ہو گا۔ جو اسلامی ہے۔

پھر از روئے دین یہ کوئی اتنی اہم چیز نہیں۔ اسلام کے نہایت اہم اصول ابھی ایسے پڑے ہیں۔ جن کو ہمیں دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور ان کی حقانیت تسلیم کرانا ہے۔ ابھی تو کروڑوں انسان ایسے ہیں۔ کہ جنہیں ہستی باری تعالیٰ کا یقین نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں تو الحاد نے ایک منظم مہم شروع کر دی ہے۔ اس کے بعد اہم ترین معاملہ رسالت محمدیہ کا ہے۔ رسالت محمدیہ پر ایمان لانا تو بڑی بات ہے۔ کروڑوں انسان ایسے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام سے بھی واقف نہیں۔ اور بہت سے مخالفین ہیں جو آپ کے خلاف زبردست پراپیگنڈا میں مشغول ہیں۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات ملک و قوم کے ذرا ذرا سے مسائل میں تو اسلام و غیر اسلام کا سوال پیدا کر کے خون و خرابہ پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان عظیم فرائض کی طرف توجہ بھی نہیں کر رہے۔ جو دین اسلام کا عالم ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔

انتخابات کا مسئلہ بہرحال ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ اور بے شک اسلام سیاست میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ اور ایک اسلامی ملک کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق سیاسی معاملات طے کرے۔ لیکن ایسے مسائل جن میں علماء کا اختلاف ہو۔ ان پر ضد و اصرار کرنا اور ایسے مسائل کو نظر انداز کرنا جن میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور جو اسلام کی بنیاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اہل علم حضرات کی پرلے درجہ کی بے پرواہی پر دلالت کرتا ہے۔

دینی لحاظ سے اہل علم حضرات کے سب سے بڑے فرائض دو ہیں۔ اول عوام کی اسلامی تربیت اور دوسرے غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ۔ اگر غور کیا جائے۔ تو تمام دینی فرائض جو اہل علم حضرات کے ذمہ ہیں۔ انہی دو باتوں میں آ جاتے ہیں۔ اگر وہ ان کو اختیار کر لیں۔ تو معاشرہ اور سیاست کے بہت سے مسائل بھی خود بخود حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اگر ہمارے اہل علم حضرات کو کسی بات کی فکر نہیں۔ تو انہی کی فکر نہیں۔ ورنہ ذرا ذرا سے معاملہ میں اسلام کے نام پر نعرہ بازی کرنا اور عوام کو بھڑکانا ایک فن بن کر رہ گیا ہے۔

یہی نہیں بلکہ عوام کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کے لئے جھوٹ اور افتراء تک سے پرہیز نہیں کی جاتی۔ اور اس طرح مسلمانوں میں جن کو باہم جوڑنا اور جن کے اختلافات کی خلیج پاٹنا اہلِ علم حضرات کا کام ہے، عمداً پھوٹ ڈالی جاتی ہے۔ اور اپنی طاقت کو باہم جنگ و جدل میں ضائع کیا جاتا ہے۔

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

ڈھاکہ ۱۶ نومبر۔ آج بعد نماز مغرب دار التبلیغ کے احاطہ میں مکرمی چودھری خورشید احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی۔ . . . . .

. . . . صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب جو سارے پاکستان کے Shooting Champion ہیں پاکستان کی طرف سے ملبورن آسٹریلیا میں عالمی اولمپک کے مقابلہ میں شرکت کے لئے مورخہ ۱۷ نومبر کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اس دعوت میں مقامی احباب نے شرکت کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پاکستان کی طرف سے جو دو کھلاڑی عالمی اولمپک میں نشانہ بازی میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ دونوں خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ گذشتہ پاکستان کے مقابلوں میں مشرقی پاکستان کی نمائندگی بھی انہی دونوں نے کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اول اور مکرمی سیفی چودھری صاحب دوئم آئے تھے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان دونوں دوستوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد عمر بشیر احمد جنرل سیکرٹری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

۷۸

منافقوں کی اقسام اور اُن کی علامتیں

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ

قسط نمبر ۲

حضور ایدہ اللہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"کبھی یہ لوگ گنہگاروں کی پیٹھ ٹھونکتے تھے کہ تا وہ جوش میں آکر اسلام سے برگشتہ ہو جائیں کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر معترض ہوتے تاکہ لوگوں میں بددلی پھیلائیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے **ومنھم من یلمزک فی الصدقات** (توبہ ع ۷) یعنے ان منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جو تیری صدقات کی تقسیم پر معترض ہوتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ جن کو صدقہ میں سے مال نہ ملا ہو۔ ان میں بددلی پیدا ہو۔ اسی طرح آپ کے متعلق اعتراض کرکے کہ **ھو اذن** (توبہ ع ۸) وہ تو کان ہی کان ہے یعنی اس نے چاروں طرف جاسوس چھوڑ رکھے ہیں۔ کوئی آدمی آزادی سے اپنے خیالات ظاہر نہیں کر سکتا۔ کبھی مشکلات کے وقت مسلمانوں میں بددلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ **وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل** (توبہ ع ۷) یعنے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مخلصین صحابہ کو کوئی نقصان جنگ میں پہنچتا تو کہتے کہ دیکھا یہ ہمارے مشورہ پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہم نے پہلے ہی صورت حال کو بھانپ لیا تھا۔ اور اس جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے کبھی کفار کو مسلمانوں کے خلاف جوش دلاتے جیسا کہ فرماتا ہے **الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانھم الذین کفروا من اھل الکتاب لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احداً ابداً وان قوتلتم لننصرنکم واللہ یشھد انھم لکاذبون** (حشر ع ۲)

یعنے کیا تجھے ان منافقوں کا حال معلوم ہے کہ وہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں کو جاکر اکساتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ مدینہ چھوڑ جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات نہ سنیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی۔ تو ہم تمہارے ساتھ ملکر مسلمانوں سے لڑیں گے لیکن اللہ تعالےٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب اہل کتاب کو جلاوطن کیا گیا۔ تو وہ لوگ ساتھ نہ نکلے۔ اور جب ان سے لڑائی ہوئی۔ تو انہوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ کیونکہ ان کی اصل غرض تو مسلمانوں کے خلاف فساد پھیلانا تھی۔

اسی طرح ایک فساد کا طریق یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتا ہے **واذا جاءھم امر من الامن والخوف اذاعوا بہ** (نساء ع ۱۱) جب کوئی امن یا خوف کی بات ان کو معلوم ہو جائے تو اسے خوب پھیلاتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں میں فساد پیدا ہو جائے۔ خوف کی بات اس لئے کہ مسلمان ڈریں۔ اور امن کی بات اس موقعہ پر کہ جب دیکھیں کہ بعض مسلمان اس صلح پر خوش نہیں۔ تو ایسے موقعہ پر وہ مسلمانوں کو جوش دلانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ اس طرح صلح کرکے ہم کو ذلیل کیا جا رہا ہے۔

غرض منافق طرح طرح سے ملک میں فساد پیدا کرتے تھے۔ اور اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اس طرح فساد پیدا کرنے سے کیا فائدہ ایسا نہ کرو۔ تو وہ یہ جواب دیتے۔ کہ ہم تو صرف اصلاح کی خاطر یہ سب کام کرتے ہیں۔ یہ بھی منافقوں کی ایک علامت ہے کہ اپنے گندے اعمال کو چھپانے کے لئے ہمیشہ اپنے اعمال کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا بہانہ بنا لیتے ہیں کہ جن سے ان کے اعمال بظاہر نیک نظر آئیں۔ کسی موقعہ پر غریبوں کی امداد کا بہانہ کسی موقعہ پر مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کا بہانہ کسی موقعہ پر دشمن کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کا بہانہ۔ غرض اپنی بدنیتی کو نیک نیتی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش ہمیشہ ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر وہ یہ نہ کریں تو اپنے نفاق کو چھپائیں کس طرح۔ ہر قوم اور ہر ملک کے منافق اسی طرح کرتے ہیں اور جن قوموں کی تباہی کے دن آجاتے ہیں وہ ان کے دھوکے میں آکر سچے خیرخواہوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے صحابہ کو ان کے دھوکہ سے بچایا۔ اور ان کی شرارتیں انہی کے سروں پر الٹ پڑیں۔

منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تنظیم نہ ہو۔ تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔ لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسکو چھوڑنا کمزور لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف خفیہ خفیہ ان کے مخالفوں سے بھی ساز باز شروع کر دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ چونکہ ایک منظم جماعت ہے۔ اس لئے اسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا ثبوت ہے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدنظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے۔ اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیرخواہ بنکر ہی حملے کیا کرتے ہیں" (صفحہ ۱۷۱)

تفسیر سورۃ فلق

یہ مدنی آیات ہیں اور منافقوں کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور منافق اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ایک طرف جماعت کے غلبہ کے آثار ہوں اور دوسری طرف دشمن بھی ابھی طاقتور ہو۔ اس حالت کے نتیجہ میں جو پیدائش ہوتی ہے اس کا منافق نام ہوتا ہے۔ جس طرح ہر زمین کی پیداوار الگ الگ ہوتی ہے۔ اسی طرح دینی منافقت کی پیداوار اس موسم میں ہوتی ہے۔ جب دین دنیا کے ایک حصہ پر غالب آجاتا ہے۔ مگر کفر بھی پوری طرح مغلوب نہیں ہوتا۔ انہیں کفر کا بھی ڈر ہوتا ہے اور دین کا بھی ڈر ہوتا ہے۔ . . . . . اور چونکہ اس وقت دو کشتیاں تیار ہو جاتی ہیں۔ منافق چاہتا ہے کہ دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر سفر کرتا چلا جائے۔ نہ وہ پوری طرح دین کی طرف آتا ہے۔ اور نہ دُ

مشرقی پاکستان کی ۲۸ جماعتوں کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ والہانہ عقیدت و خلوص کا اظہار

مشرقی پاکستان کی متعدد احمدی جماعتوں کی طرف سے خلافت ثانیہ کے ساتھ والہانہ عقیدت و خلوص اور منافقین کی حرکات سے قطعی طور پر لاتعلقی کے اظہار پر مشتمل متعدد قراردادیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔

اب ہمیں مشرقی پاکستان کے طول عرض کی ۲۸ اور احمدی جماعتوں کی طرف سے تمام افراد جماعت کے دستخطوں کے ساتھ الگ الگ قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں انہوں نے منافقین کی فتنہ پردازیوں سے قطعی طور پر لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی کے ساتھ گہری محبت و عقیدت کا اظہار کیا اور اس عقیدہ کا اعلان کیا ہے کہ حضور اقدس ہی مصلح موعود اور خلیفۂ برحق ہیں جن کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ قراردادوں میں اس عہد کی تجدید بھی کی گئی ہے کہ تمام افراد جماعت حضور کے ادنےٰ اشارہ پر اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں چونکہ تمام قراردادیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے ذیل میں صرف جماعتوں کے نام دیئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

(۱) جماعت احمدیہ فاضل پور ضلع نواکھالی (۲) برہمن بڑیہ (۳) ناٹانی (۴) گھاٹورا (۵) کردرا (۶) بھادوگر (۷) خودلہ برہمن بڑیہ (۸) تاردا (۹) درگارام (۱۰) کوردا۔ (۱۱) میمن سنگھ (۱۲) بیر پانچش (۱۳) گائبندھا (۱۴) تیج گاؤں (۱۵) پٹوا کھالی (۱۶) رنگپور (۱۷) گائبندھا (۱۸) سلطان پور (۱۹) چاردکھیا (۲۰) سلہٹ مولوی بازار (۲۱) سونا چنگ (۲۲) جمال پور (۲۳) پاربتی پور (۲۴) پنچا گڑھ (۲۵) احمدنگر (۲۶) لجنہ اماء اللہ احمدنگر۔ (۲۷) دیناج پور اور (۲۸) کومیلا

مرسلہ محمد عمر لبشیر احمد جنرل سکرٹری

پوری طرح کفر کی طرف جاتا ہے۔ یہ بھی جرأت نہیں کرتا۔ کہ مسلمانوں کا مقابلہ کرے کیونکہ ڈرتا ہے۔ کہ وہ جیت نہ جائیں۔ اور یہ بھی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ کفار کا مقابلہ کرے۔ کیونکہ ان کے متعلق بھی اسے خوف ہوتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ وہ جیت جائیں۔ پس فرماتا ہے۔ کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب تیری جماعت ترقی کرتے کرتے کفار کے مقابلہ میں ایک ترازو پر آجائیگی۔ جیسے اس وقت قادیان میں حالت ہے۔ اس وقت تیری جماعت میں منافقوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے گا۔ جو ادھر تجھ سے تعلق رکھے گا۔ اور اُدھر کفار سے تعلق رکھے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نفاق کی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ قادیان میں وہی شخص آتا تھا۔ جو لوگوں سے ماریں کھانے کے لئے تیار رہتا تھا۔ مگر اب چونکہ جماعت ترقی کر کے دشمن کے مقابلہ میں ترازو کے تول کی مانند کھڑی ہو گئی ہے۔ اس لئے منافقین کا بھی ایک عنصر پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء میں جب احرار نے شورش برپا کی۔ اور گورنمنٹ کے بعض افسروں نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی۔ تو اس وقت ہماری جماعت میں سے بعض منافق احرار سے جا کر ملتے تھے۔ اور ہمیں ان کی نگرانی کرنی پڑتی تھی۔ ابھی تو یہ پیشگوئی صرف قادیان میں پوری ہوئی ہے۔ جب بیرونی مقامات پر بھی جماعت نے ترقی کی۔ تو کفر کے مقابلہ میں اس نے طاقت پکڑنی شروع کر دی۔ تو اس وقت وہاں بھی ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ پھر اور ترقی ہوگی۔ تو بیرونی ممالک میں اس پیشگوئی کا ظہور شروع ہو جائے گا۔ کبھی یورپ میں یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کبھی امریکہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کبھی چین جاپان میں یہ پیشگوئی ہوگی۔ کبھی مصر، شام۔ فلسطین وغیرہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ غرض ۱۸۸۴ء میں جب نہ لوگوں کی مخالفت کا کوئی خیال تھا۔ نہ یہ خیال تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کسی دن دنیا میں ایک بہت بڑی جماعت قائم ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا۔ کہ تیرے ذریعہ جماعت قائم ہوگی۔ اور وہ جماعت ترقی کرے گی۔ اور جبکہ وہ کفار کے مقابل میں ایک ترازو کے تول پر آجائیگی۔ تو اس وقت بعض منافق پیدا ہوں گے۔ حالانکہ یہ باتیں اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھیں۔" (تفسیر کبیر صفحہ الم ۲۰)

عملی منافق

صفحہ ۹۵ (زیر آیت یکاد البرق یخطف ابصارھم الآیۃ) اس آیت میں دوسری قسم کے منافقوں کا ذکر ہے۔ جو دل سے کافر نہ تھے۔ مگر کمزوری ایمان کی وجہ سے قربانیوں کے مطالبہ یا دشمن کے حملہ کے وقت گھبرا جاتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی سزا کی نسبت بندوں کی سزا سے زیادہ خائف تھے۔ اس لئے لیسے اوقات میں کفار کو خوش کرنے کے لئے ان سے مخفی تعلق رکھتے۔ اور ایسی باتیں کرتے۔ جس سے وہ ان کو اپنا خیرخواہ سمجھیں۔ یا بعض خبریں مسلمانوں کی ان کو دیتے اور دل میں یہ سمجھ لیتے۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ ہماری اس کمزوری سے اسلام کو حقیقی نقصان تو پہنچ نہیں سکتا۔ پھر کیا حرج ہے۔ کہ اگر ہم اس طرح اپنے آپ کو تکلیف سے بچا لیں۔ اسلام جیسے قربانی والے مذہب میں ایسے لوگوں کی بھی گنجائش نہیں۔ اس لئے ابتدائے قرآن میں ہی ایسے لوگوں کو کھول کر بتا دیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو منافق ہی سمجھتا ہے۔ اور منافقوں والا سلوک ان سے کرے گا۔ اسلام تو سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قربان کر دینے کا نام ہے۔ جو اس رنگ میں مخلصانہ تعلق نہیں پیدا کر سکتا، انہیں ان انعامات کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ جو اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔

صفحہ ۲۰۱ منافق اسی کو کہتے ہیں۔ کہ جس کا عقیدہ خراب ہو۔ مگر علاوہ اس کے ان آیات کا مفہوم بتاتا ہے۔ کہ ان میں عملی منافقوں کا ذکر ہے۔ مجھے اس بارہ میں ایک حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مل گئی ہے۔ جس میں عملی منافقوں کا ذکر ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القلوب اربعۃ قلب اجرد فیہ مثل السراج یزھو وقلب اغلف مربوط علیٰ اغلافہ وقلب منکوس وقلب مصفح فاما قلب الاجرد فقلب المومن وسراجہ فیہ نورہٗ اما القلب الاغلف فقلب الکافر و اما القلب المنکوس فقلب منافق عرف ثم انکر واما القلب المصفح فقلب فیہ ایمان ونفاق۔ فمثل الایمان فیہ کمثل البقلۃ یمدھا الماء الطیب ومثل النفاق فیہ کمثل القرحۃ یمدھا القیح والدم فای المدتین غلبتہ علی الاخریٰ غلبت علیہ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۷)

یعنی انسانی دل چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مصفّٰی شفاف تلوار کی طرح سُتا ہُوا خدمت دین کے لئے تیار اور دوسرا وہ دل ہوتا ہے۔ کہ اس پر غلاف چڑھا ہُوا ہوتا ہے۔ اور غلاف بھی وہ خوب منڈھا ہُوا اور تیسرا وہ دل جو اوندھا رکھا ہُوا ہو۔ اور چوتھا وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہُوا ہو یا پتھروں کے نیچے دبا ہُوا ہو۔

وہ جو پہلا دل ہے۔ یعنی صاف وہ تو مومن کا دل ہے۔ اس کا دیا وہ نور ہے۔ جو اس کے دل میں پیدا ہے اور وہ دل جو غلافوں میں بند ہے۔ کافر کا دل ہے۔ (کہ صداقت اس کے اندر نہیں جاتی۔ اور کفر باہر نہیں نکلتا) اور اوندھا رکھا ہُوا دل منافق کا ہے۔ جو پہلے صداقت کو مان لیتا ہے، پھر اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہُوا ہے۔ یا پتھروں میں دبا ہُوا ہے۔ وہ اس شخص کا دل ہے۔ جس میں ایمان اور نفاق دونوں پائے جاتے ہیں اس کے ایمان کی حالت

٭ تو اچھی سبزی کے مشابہ ہے، جیسے پاک پانی چل رہا ہو۔ اور اس کے نفاق کی حالت ایک زخم کی سی ہے۔ جس سے پیپ اور خون خراب کر رہا ہو۔ پھر ان دونوں سے جو حالت غالب آجائے۔ وہ اسی گروہ میں شا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب

(از ملک حسن محمد خاں صاحب الہ آباد ضلع رحیم یار خاں)

خلیفے اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ بے شک مومنوں کی ایک جماعت خلیفہ کا انتخاب کرتی ہے۔ لیکن اس وقت ان کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان ہوتی ہے۔ اور ان کی زبان سے خدا تعالیٰ بولتا ہے۔ واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ (انفال) اور اس علام الغیوب کے انتخاب کو کوئی دنیاوی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔

میرے فہم۔ علم ذوق کے مطابق آئندہ قیامت تک جس قدر اور جتنے بھی خلیفے ہوں گے۔ وہ سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل۔ ذریت میں سے ہوں گے۔ خاکسار کا یہ استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک روشن خواب سے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔ کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی۔ کہ وہ ایسی کتاب ہے۔ کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبویؐ کے ہاتھ میں آئی۔ تو آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا۔ تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا۔ کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہُوا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی۔ کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہُوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی۔ اور جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک" تذکرہ صفحہ ۲، ۳، ۴۔

اس رویا صادقہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ خلافت کی ایک قاش کے سوا باقی قاشیں سب کی سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں ڈال دیں۔ میرے خیال میں خلافت اولیٰ کے بعد اب سلسلہ خلافت قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں چلے گا۔ انشاء اللہ۔ باقی حسد و بغض کی بھٹی میں جو چاہے اپنے آپ کو جلاتا رہے۔ اب نہ مولوی منان خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی وہاب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی اس پر روشنی ڈالتا ہے۔ جو یہ ہے۔

"خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس" (تذکرہ صفحہ ۲۳۲)

ایک سچی گواہی

(از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء میں مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کے بعض بیٹوں کی اس لاف زنی کا ذکر فرمایا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو (نعوذ باللہ) لکھنا نہیں آتا تھا۔ آپ کو جو شہرت نصیب ہوئی وہ ہمارے دادا جان کی وجہ سے ہوئی ہے ہمارے دادا جان کتاب لکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر دستخط کر دیتے اور اسے اپنے نام سے شائع کر دیتے"۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا

افسوس ایسی باتیں کرنے والوں کی بدنصیبی انہیں کس مقام پر پہنچا رہی ہے۔ وہ نہیں دیکھتے کہ ایسا سفید جھوٹ بول کر دنیا کی آنکھوں میں کس طرح خاک ڈالنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ میرے جیسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ابھی تو بیسیوں کی تعداد میں زندہ موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس مقدس وجود کو دیکھا اور اپنے کانوں سے آپ کے حیات آفرین کلمات طیبات سنے۔ اگرچہ فطرتی طور پر میں کسی متنازعہ باتوں میں پڑنے سے کوسوں دور بھاگتا ہوں اور اپنے ایمان و ایقان کی بنا اس بصیرت پر رکھتا ہوں جس نے آج سے ۷۲ سال پیشتر مجھے اس مسیحائے زماں کے قدموں میں پہنچا دیا اور اس کے انفاس قدسیہ سے میں نے اسلام جیسا حیات بخش مذہب اختیار کیا۔ نیز میری موجودہ صحت اسبات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ میں لکھنے پڑھنے کا کام کر سکوں۔ مگر جب میرے کانوں میں ایسی جھوٹی اور افتراء سے پُر باتیں پڑتی ہیں تو

موقع کا گواہ

ہونے کی وجہ سے میں اس سچی گواہی کو چھپا نہیں سکتا۔ اسلئے محض اظہار حق اور اقیموا الشھادۃ للہ کے ارشاد الٰہی کے پیش نظر چند باتیں ذیل میں بیان کرتا ہوں

ایسی دور از صداقت بات کہنے والے تو گویا ان کے ماں باپ کا بھی اس وقت کچھ نام و نشان نہ تھا۔ جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی کشش سے آپ کے پاس کھچے چلے آئے۔ میری مراد اس زمانہ سے ہے۔ جبکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ جموں میں مہاراجہ کشمیر کی ملازمت میں تھے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تھی جس میں حضور نے اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی فضیلت کے ایسے دلائل بیان فرمائے تھے۔ جس پر مولوی محمد حسین صاحب جیسے معاند نے صاف طور پر لکھا۔ کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ . . . اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے!!

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ سال ۱۸۸۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جموں میں جب اس کتاب کا مطالعہ فرمایا۔ تو سیدھے قادیان پہنچے اور آپ کی غلامی میں ایسے جکڑے گئے کہ بعد میں اپنے آبائی وطن بھیرہ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے قادیان کے ہو گئے

اس کیفیت کو سامنے رکھکر مولوی عبدالسلام صاحب کے بیٹے اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نام کو دھبہ لگانے والے ناخلف پوتے سے کوئی پوچھے کہ براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت تمہارے دادا کہاں تھے۔ پھر کیا تم اپنے بیان میں سچے ہو یا وہ جو براہین احمدیہ کے نور کی تاب نہ لاکر اس کے لکھنے والے کی غلامی میں آگرا اور آخری دم تک اسی میں سعادت سمجھی کہ آپؑ کا غلام کہلائے۔

(۲)

اس بات پر ایک اور پہلو سے بھی غور کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کے ساتھ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اپنی مخصوص تصانیف بھی موجود ہیں۔ جو شروع سے اب تک آپؓ کے نام سے شائع ہوئیں۔ ان کے طرز بیان اور قوت تحریر و استدلال کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے کیا جا سکتا ہے۔ دنیا ایسی اندھی نہیں جیسے عبدالسلام صاحب کے بیٹوں نے دنیا کو سمجھ رکھا ہے۔ دونوں قسم کی تصانیف کو دیکھ کر لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے؟

(۳)

ان کے دادا کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے فدائیت اور خاکساری کا تو یہ عالم تھا کہ میں نے اپنی ۷۲ سالہ زندگی میں جو محض خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں مجھے گذارنے کا موقعہ دیا کبھی نہیں دیکھا کہ آپ حضور کی مجلس میں آگے بڑھ کر بیٹھے ہوں بلکہ سب سے پیچھے جوتیوں میں بیٹھ جایا کرتے تھے اور جب ہم لوگ جگہ چھوڑ کر آگے بڑھنے کے لئے عرض کرتے تو فرمایا کرتے میرا مقام یہی ہے۔ تم جہاں بیٹھے ہو بیٹھو۔ حتی کہ متعدد مواقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے کہ مولوی صاحب آگے تشریف لائیں۔ اور آپ الامر فوق الادب کے ماتحت تعمیل ارشاد کرتے۔

(۴)

مجھے ۱۹۰۰ء کی عید الاضحیہ کا واقعہ بخوبی یاد ہے اور اس وقت بھی یہ نظارہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالہام الٰہی ہم غلامان کو اس بات کی اطلاع بھجوائی۔ کہ آج ہم عربی میں کچھ بولیں گے۔ چنانچہ متعدد آدمی اس تاریخی خطبہ کو نوٹ کرنے کے لئے کاغذ قلم لے کر آئے۔ میں نے بھی شروع کے چند کلمات لکھنے کی کوشش کی لیکن یہ کام میری حد بست سے بالا تھا۔ میں نے دیکھا کہ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روحانی وارفتگی کے عالم میں خطبہ ارشاد فرماتے جا رہے تھے وہاں لکھنے والے جلد جلد اسے قلمبند کرتے چلے جاتے تھے۔ حتی کہ بعض مقامات پر کسی لفظ کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ (جو اس خطبہ کے لکھنے والوں میں سے تھے) نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور اس کا ہجہ کیا ہے۔ اور حضور کی وضاحت کے بعد اسے صحیح لکھا۔ چنانچہ اسی قسم کے خداداد علم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

علم قرآن علم آں طیب زبان
علم غیب از وحیٔ خلاق جہاں

ایں سہ علمم چوں نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند

. . . .
. . . .

(۵)

مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے بلند مقام سے انکار نہیں۔ بلکہ میں ان کی قدر و منزلت عزت و احترام کرنے میں ان کی اولاد سے کہیں آگے ہوں وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل میں آپؓ ایک خادم سے بڑھ کر اور کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے اور جب تک زندہ رہے۔ اس میں اپنی سعادت سمجھتے رہے۔ اب اگر ان کی ناخلف اولاد ان کو ایسے مقام پر پہنچانا چاہتی ہے۔ کہ جس سے گویا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استاد ہونے قرار پاتے ہیں۔ تو یہ ایسی بات ہے کہ اگر حضرت خلیفہ اول رضؓ اسے اپنی زندگی میں سن پاتے تو مارے شرم کے ان کا سر جھک جاتا اور اس قسم کی باتیں کرنے والی اولاد کو یقیناً عاق کر دیتے۔

بہر حال موقعہ کا گواہ ہونے کی وجہ سے ایسی ناروا باتوں کو سن کر میں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمہ یہ ایک فرض تھا جسے میں نے محض خدا کی خاطر بیان کر دیا۔

فتدبروا یا اولی الابصار

(بشکریہ بدر قادیان)

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، خدا کہہ رہا ہے
یہ میری آواز نہیں"

فرمایا (۱) "میں نے تحریک جدید کو اسی غرض کے لئے جاری کیا۔ اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دے رہا ہوں۔"

(۲) "آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔"

(۳) "آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے، اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے۔"

(۴) "پس میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو تا تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(۵) اے خدا کی آواز پر لبیک کہنے والو! خدا کا پیارا بندہ آواز دے رہا ہے کہ آؤ اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنا عزیز و پیارا مال لٹا دو تا روحانی خزانہ مل جائے۔

(۶) تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں فوری ارسال کریں اور ساتھ ہی یہ بات بھی زیر نظر رہے کہ وعدے آپ کی جماعت کے ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جائیں اور اس دفتر اول و دوم کا ایک بھی فرد ایسا نہ ہو جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو چکا ہو اور دفتر دوم کے وعدے کم سے کم ہر احمدی کی ماہوار آمد کا $\frac{1}{5}$ حصہ تو ہوں کیونکہ یہ قلیل ترین شرح ہے۔ اگر دفتر دوم والے اس پر عامل ہوں اور خدام کو چاہیئے کہ اپنے نوجوانوں کو اس پر عامل بنائیں تو ہر جماعت کے وعدے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ڈیوڑھے بلکہ دو گنے ضرور ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا

(۱) اہلیہ صاحبہ مکرم نور محمد صاحب سنوری سانا ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز عبدالکریم صاحب کنری سندھ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالعزیز)

(۲) میرے والد چوہدری عبدالوہاب صاحب عشرت انسپکٹر بیت المال بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالسلام ڈیرہ دون سنگھ والا)

(۳) بندہ خود اور بیوی بچے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور مالی حالت بھی خراب ہے۔ احباب کرام صحت اور تنگی دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمن مہاجر وارڈ یرہ ٹکسک)

(۴) خاکسار کی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد یوسف زعیم خدام الاحمدیہ نوابشاہ (سندھ)

(۵) میرے بہنوئی عزیز محمد شفیع خالد کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ اس وقت حالت بہتر ہے۔ صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ (ڈاکٹر) عطاء اللہ خاں ملک میڈیکل آفیسر یونائیٹڈ ہسپتال لاہور

(۶) میری اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی کامل صحت نہیں ہوئی۔ پریشانی بہت ہے۔ اسی طرح میری والدہ صاحبہ محترمہ اور ماموں صاحب بھی لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
شیخ نور الحق سکارکو دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ

قابل صد مبارکباد مجالس

گذشتہ سے پیوستہ سال صرف ۲۹ مجالس نے چندہ مجلس کا سو فیصدی حصہ مرکز ادا کیا تھا۔ مگر گذشتہ انیسویں سال میں مندرجہ ذیل ۶۹ مجالس نے سو فیصدی حصہ مرکز ادا کیا ہے۔ میں ان مجالس کے ارکان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو ان کے لئے بیش از پیش خدمات کا موجب بنائے اور دیگر مجالس کے جملہ ارکان کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(۱) کوئٹہ (۲) کراچی (۳) لائلپور (۴) ڈیرہ غازی خاں (۵) مردان (۶) وزیرآباد (۷) خانیوال (۸) شورکوٹ (۹) گگو ضلع جھنگ (۱۰) چک نمبر ۹۷ ج ب ضلع جھنگ (۱۱) نمبر ۳۳ ج ب ضلع لائلپور (۱۲) چک نمبر ۸۹ ج ب رتن ضلع لائلپور (۱۳) جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

(۱۴) چک نمبر ۲۷۶ ر ب گوکھووال ضلع لائلپور
(۱۵) چک نمبر ۲۱۹ ر ب ملوئیا نوالا ضلع لائلپور۔
(۱۶) چک نمبر ۵۶۶ گ ب ضلع لائلپور۔
(۱۷) چک نمبر ۶ ر ب ضلع لائلپور۔
(۱۸) گوجر خاں ضلع راولپنڈی۔
(۱۹) ٹینکسالا ضلع راولپنڈی۔
(۲۰) چک نمبر ۳۷ ایم۔ ایل۔ ضلع میانوالی۔
(۲۱) لیاقت آباد۔ ضلع میانوالی۔
(۲۲) چک نمبر ۴۸ نہر فتح ضلع بہاولپور۔
(۲۳) چک نمبر ۱۶۶ نہر مراد ضلع بہاولپور۔
(۲۴) چک نمبر ۳۲۷ ایچ۔ آر ضلع بہاولنگر
(۲۵) نمبر ۶۵ پ ضلع رحیم یار خاں۔
(۲۶) خانپور ضلع رحیم یار خاں۔
(۲۷) چک نمبر ۲۰ ڈی۔ پی ضلع رحیم یار خاں۔
(۲۸) چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا
(۲۹) چک نمبر ۳۵ جنوبی سرگودھا۔
(۳۰) چک نمبر ۸۷ جنوبی سرگودھا۔
(۳۱) چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا۔
(۳۲) چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودھا۔
(۳۳) دوڑہ ضلع سرگودھا۔
(۳۴) ادرحمہ سرگودھا
(۳۵) پسرور ضلع سیالکوٹ
(۳۶) ڈنڈ پور کھر دیاں (سیالکوٹ)۔
(۳۷) چک نمبر ۱۸ بہوڑو (شیخوپورہ)۔
(۳۸) ننکانہ (شیخوپورہ)
(۳۹) سانگلہ ہل (شیخوپورہ)
(۴۰) منڈی بہاء الدین (گجرات)
(۴۱) جوکناں والی (گجرات)
(۴۲) کھیوکے (گوجرانوالہ)
(۴۳) قصور (لاہور)
(۴۴) لاہور چھاؤنی۔
(۴۵) چک نمبر ۵۵ ایل۔ ۵ (منٹگمری)
(۴۶) چک نمبر ۳ ایل۔۱۱ (منٹگمری)
(۴۷) بوریوالہ منڈی (ملتان)
(۴۸) جمال پور (خیرپور)
(۴۹) کرونڈی (خیرپور)
(۵۰) گوٹھ علی محمد (خیرپور)
(۵۱) نوابشاہ
(۵۲) طالب آباد (نوابشاہ)
(۵۳) گوٹھ نور محمد (نوابشاہ)
(۵۴) گوٹھ حاجی قمر دین (نوابشاہ)
(۵۵) گوٹھ امام بخش (نوابشاہ)
(۵۶) گوٹھ شاد دین (نوابشاہ)
(۵۷) گوٹھ مولا بخش (نوابشاہ)
(۵۸) چک نمبر ۲۱ ودہ (نوابشاہ)
(۵۹) رادھن (دادو)
(۶۰) بشیرآباد اسٹیٹ (حیدرآباد)
(۶۱) ظفر آباد اسٹیٹ (حیدرآباد)
(۶۲) بدین (حیدرآباد)
(۶۳) ٹنڈو الہ یار (حیدرآباد)
(۶۴) نصرت آباد اسٹیٹ
(۶۵) محمد آباد اسٹیٹ۔
(۶۶) نور نگر اسٹیٹ۔
(۶۷) چک نمبر ۲۷ الف (میرپور خاص)
(۶۸) مانسہرہ (ہزارہ)
(۶۹) چک ملاں ج۔ب لائلپور

نوٹ:۔ ان مجالس کے نام حضور اقدس کی خدمت میں بھی دعا کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان برائے خدام راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا اجلاس عام مورخہ ۳۰ نومبر بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ جس میں خدام کی ذہانت کا تحریری امتحان بھی لیا جائے گا۔ نیز اسی اجلاس میں پاکستان کے ایک نامور دانتوں کے ماہر ڈاکٹر دانتوں کی جملہ بیماریوں اور اس کے علاج کے متعلق کچھ دیں گے۔ تمام خدام کے علاوہ انصار سے بھی شامل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ (معتمد مقامی)

تقرر عہدہ داران جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر تا اپریل ۱۹۵۹ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ کریں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام ——— عہدہ ——— جماعت

(۱) ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب - پریذیڈنٹ گوٹھ نور آباد ضلع نواب شاہ
(۲) چوہدری علی گوہر صاحب - سیکرٹری مال " "
(۳) مولوی اللہ دتہ صاحب - سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم " "

---

(۱) رائے محمد معصوم صاحب - پریذیڈنٹ سنگلانوالہ چک ۱۶۸ ضلع سرگودھا
(۲) عبداللہ صاحب - سیکرٹری اصلاح و ارشاد " "
(۳) اللہ بخش صاحب - سیکرٹری ضیافت " "
(۴) اللہ بخش صاحب ثانی سیکرٹری مال " "
(۵) عبدالخالق صاحب امام الصلوٰۃ " "

---

(۱) ملک نور محمد صاحب جوئیہ پریذیڈنٹ چک ۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔
(۲) حافظ محمد یوسف صاحب انصاری - سیکرٹری و امام الصلوٰۃ " "
(۳) محمد عبد اللہ صاحب - سیکرٹری مال " "

---

(۱) چوہدری سردار خاں صاحب پریذیڈنٹ محلہ ملکی ضلع گوجرانوالہ
(۲) " " سیکرٹری مال " "
(۳) چوہدری محمد ارشاد اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد " "
(۴) شیخ احمد الدین صاحب سیکرٹری تجارت " "
(۵) چوہدری غلام رسول صاحب سیکرٹری زراعت " "

---

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ - چک $\frac{102-23}{6-R}$ ریاست بہاولپور
(۲) چوہدری عزیز احمد صاحب سیکرٹری مال " "
(۳) چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ " "
(۴) چوہدری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد " "

---

(۱) حکیم عبدالرحیم صاحب - سیکرٹری اصلاح و ارشاد اوکاڑہ ضلع منٹگمری

---

(۱) شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل پریذیڈنٹ حافظ آباد
(۲) شیخ محمد صدیق صاحب نائب پریذیڈنٹ و سیکرٹری " "

---

(۱) میاں غلام حسین صاحب پریذیڈنٹ رسالپور چھاؤنی
(۲) صوفی عبدالعزیز صاحب - سیکرٹری مال " "

---

(۱) ماسٹر امیر عالم صاحب بی اے - پریذیڈنٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ
(۲) مرزا سردار محمد صاحب سیکرٹری مال " "
(۳) شیخ ظفر حسین صاحب - سیکرٹری اصلاح و ارشاد و امور عامہ " "
(۴) شیخ اللہ بخش صاحب سیکرٹری تعلیم " "

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکرگزاری اعانت فرمائیں گے۔

اوّل:- دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے "بجٹ فارم اصل آمد" پہنچے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کرکے واپس فرمائیں۔ سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں تاکہ آپ کے حصہ آمد کی وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں۔ کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں۔ جب کہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں کیا آپ اسبات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو پھر آپ کو دوسری تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو۔

دوم:- آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہوکر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ کتنا بقایا یا دفتر میں آپ کا کتنا فاضلہ ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرماکر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں۔ جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی تاکہ دوبارہ پڑتال کی جاسکے۔ اور اگر وہ رقم واقعی آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو۔ تو درج کرکے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

سوم:- اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کرکے منظوری نہیں لی۔ تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہوسکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے۔ اور پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کرکے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم:- اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے کوئی معین صورت پیش کرکے مہلت لے رکھی ہے یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو اس بات کو فراموش نہ کیجئے۔ کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہوگیا ہے۔ اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے۔ جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم:- اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہوچکے ہیں۔ تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جاسکے۔) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلدی بلکہ اپنی اولین فرصت میں مطلع کرکے مشکور فرمائیں تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کرکے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

ششم:- دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیئے کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور سینکڑوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

درخواست دُعا

میرا عزیز بچہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور اب بوجہ دست اور دیگر عوارض کے بیمار ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(ماسٹر محمد رفیق ٹیلر از کراچی)

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

اور مکرم مولوی عبد القدیر صاحب کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۹ نومبر۔ کل مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج زیر اہتمام مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جو حال ہی میں دمشق سے واپس تشریف لائے ہیں "نماز کی برکات" کے موضوع پر کالج کے طلبہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ نماز کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں فرشتے اترتے ہیں غم اور حزن سے نجات ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشیاں اور کامرانیاں عطا ہوتی ہیں۔ دین و دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ بندے کی ہر نیک خواہش پوری کی جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے مہمان کی حیثیت سے اس دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے۔ آپ نے ان تمام برکات کو واضح کرنے کے لئے اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات بھی بیان کئے اور بالخصوص پہلی جنگ عظیم سے قبل جب آپ دمشق قاہرہ اور بیروت وغیرہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اس غریب الوطنی میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں اور تضرعات کو سنتے ہوئے قدم قدم پر آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے غیب سے سامان کئے ان کی تفصیلات آپ نے نہایت دلچسپ پیرائے میں بیان کیں جنہیں طلباء نے نہایت توجہ اور انہماک سے سنا۔

اس موقعہ پر مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی عبد القدیر صاحب کو بھی جو حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں طلباء سے خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں گولڈ کوسٹ میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں ایسا عظیم الشان انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ کہ وہی عیسائیت جو افریقہ کو اپنا شکار سمجھتی تھی اب خود اس اقرار پر مجبور ہو گئی ہے کہ افریقہ کا مذہب اسلام ہوگا۔ آپ نے اس کی تائید میں خود عیسائی مصنفین کے بعض تازہ حوالے پڑھ کر سنائے۔ جن میں اس امر کو کھلے الفاظ میں تسلیم کیا گیا تھا کہ عیسائیت اب افریقہ میں ناکام ہو چکی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ جب سارا مغربی افریقہ اسلام کی آغوش میں چلا جائے گا۔

انگلستان سے مکرم سید داؤد احمد صاحب کی مراجعت

(بقیہ صفحہ اول)

اور بجے تشریف اس جگہ آئے جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے انتظار میں کھڑے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جب مکرم سید داؤد احمد صاحب نے حضور کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا تو تمام فضا اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد اور سید داؤد احمد صاحب زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ بعدہ مکرم سید داؤد احمد صاحب نے خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد اور ناظر و وکلاء حضرات سے مصافحہ و معانقہ کیا اور سب نے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ حضور ایدہ اللہ اور صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا اور بچوں کے تشریف لے جانے کے بعد احباب جماعت نے جو قطار در قطار کھڑے تھے آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے آپ سے مصافحہ کیا اور معہ اہل و عیال بخیریت مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانے پر مبارکباد پیش کی۔

آپ گزشتہ سال کے اوائل میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئے تھے اور ایک ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ تک انگلستان میں دینی خدمات بجا لانے اور وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ ۱۸ نومبر کو لنڈن سے روانہ ہوئے تھے اور وہاں سے پیرس اور زیورچ ہوتے ہوئے آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ ۲۵ نومبر کو کراچی پہنچے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آئندہ بھی بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷